نقش آغاز

نئی حکومت کی ابتداء قوم کو مہنگائی اور قحط کے تحفے

بھاری مینڈیٹ سے آنے والی حکومت کے آتے ہی اس بدقسمت قوم پر مختلف آفات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ کہیں بستی زمین میں دھنس رہی ہے اور کہیں زلزلے اور اس پر مستزاد ٹرین کا حادثہ۔ پھر چشم فلک نے یہ تماشہ بھی دیکھا کہ ڈیڑھ ماہ بھی ابھی حکومت کے نہیں گزرے تھے، کہ قوم سڑکوں پر نکل آئی کیوں؟ صنعتکاروں، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی حکومت میں آٹا عنقا۔ روزبہ روز لوگ سڑکوں پر نکلتے ہیں اور اپنے احتجاج کیلئے انہوں نے ٹریفک جام کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔ وزیراعظم صاحب نے اقتدار سے پہلے بلند بانگ دعوے کئے تھے کہ بس مجھے اقتدار ملانہیں اور ادھر فوراً خلافت راشدہ کا نظام نافذہوا۔۔۔۔لیکن حالات پی پی کی بے نظیر حکومت سے بھی بدتر ہیں۔ اور پھر آفرین صد آفرین اس عقل و دانش پر کہ قوم روٹی کے لئے تڑپتی ہے اور وزیراعظم صاحب آٹھویں ترمیم کے ختم کرنے کے لئے سرگرداں تاکہ جلد ازجلد اس ترمیم سے چھٹکارا حاصل کرکے ارتکاز اختیاران کے ہاتھ میں رہے اور اس کے سر سے پارلیمنٹ کی تحلیل کی تلوار اٹھ جائے، اور وہ پورے پانچ سال بغیر کسی باز پرس کے کرسی اقتدار پر براجمان رہیں

قحط اور بھوک سے نڈھال قوم اس سوال میں حق بجانب ہے کہ آٹھویں ترمیم سے کیا ہماری بھوک ختم ہو جائے گی ،ہمارا پیٹ بھر جائے گا اور ہماری مفلوک الحالی دور

ہوجائے گی اس کا فائدہ تو صرف ایم این ایز اور ایم پی ایز حضرات اور اراکین حکومت کو پہنچے گا غریب تو اسی طرح غریب ہی رہے گا۔اس کی قسمت میں ہمیشہ کی طرح زندہ باد اور مردہ باد کہنا ہوگا۔چاہیئے تو یہ تھا کہ بھاری مینڈیٹ سے آنے والی حکومت اہل وطن کے ساتھ انتخابات کے دوران کیئے گئے وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرتی لیکن کیا ان لوگوں سے عوام کسی خیر کی توقع کرسکتے ہیں۔جو کہ کرپشن میں مبتلا ہیں اور اب تو ماشاء اللہ ایسے وزراء کو بھی قلمدان وزارت تھمادی گئی ہے جن کا ماضی داغدار اور کردار بداہۃً مشکوک ہے

آٹھویں ترمیم ختم کردی گئی تو اس سے کون سا انقلاب آیا؟پہلے اختیارات صدر کے پاس تھے اور اب وزیر اعظم صاحب کے پاس ہونگے۔اور صدر صرف"دعا اور تبرک" کے لئے رہ جائے گا۔جیسا کہ ذولفقار علی بھٹو کے زمانہ میں صدر فضل الہی چوہدری۔قوم اب مزید طفل تسلیوں کا متحمل نہیں ہوسکتی ان کے لئے آٹھویں ترمیم ختم کرنے یا پاکستان کی گولڈن جوبلی میں کوئی کشش نہیں۔گولڈن جوبلی منانے کے شوق فضول میں قومی خزانہ بے دریغ لٹایا جارہا ہے۔اور دوسری طرف وزیراعظم قرض اتارنے کے لئے عوام سے چندے کی اپیلیں کررہے ہیں۔گولڈن جوبلی منانے پر جتنا روپیہ خرچ ہورہا ہے اگر یہ رقم قرض اتارو مہم میں لگا دی گئی تو اس سے کم از کم قوم کو فائدہ پہنچے گا۔جبکہ گولڈن جوبلی منانے میں سوائے گھاٹے کے اور کچھ بھی نہیں۔جبکہ اس پر گولڈن جوبلی کا اطلاق بھی غلط ہے۔اس لئے کہ جو پاکستان ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا تھا اس کا نہ اصل جغرافیہ صفحۂ ہستی پر موجود ہے،اور نہ صحیح تاریخ اور نہ وہ نظریہ جس کی بنیاد پر یہ ملک قائم ہوا تھا۔ تو پھر گولڈن جوبلی کس خوشی میں۔

ملک میں نئی حکومت کے آتے ہی قحط سالی کا دور شروع ہوا۔اورگولڈن جوبلی کے موقع پر آج ملک صومالیہ اور ایتھوپیا کا منظر پیش کررہا ہے۔پورا ملک بھوک کے ہاتھوں

بلبلا اٹھا ہے۔ غریب عوام ہفتوں سے بھوکے، خالی پیٹ آٹے کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اس دفعہ تو یقیناً عوام پر اس حقیقت کا انکشاف ہوگیا ہوگا کہ ان کی ساری امیدیں اور آرزوئیں فقط ایک دیوانے کا خواب ہیں۔ پی پی ، مسلم لیگ اور ان کے حواری ایک ہی کھوٹے سکے کے دو رخ ہیں۔ ہم بار بار چلاتے ہیں کہ یہ لوگ ایک ہی تھیلی کے چھٹے پٹے ہیں ایک ہی نظام کے پروردہ ہیں امریکہ کے پھٹو اور یہود و نصاریٰ کے غلام سامراج کے ایجنٹ اور آئی ایم ایف کے آلۂ کار ہیں۔ پاکستان کی وزیر خوراک جو کہ ماشاءاللہ ایک جانی پہچانی خاتون ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ملک میں کوئی قحط نہیں اور یہ عارضی بحران ہے اور چند دن میں ختم ہوجائے گا۔ یہ تو اس بادشاہ کی شہزادی والا قصہ ہے کہ ملک میں قحط تھا اور گندم غائب تھا (موجودہ صورتحال کی طرح) شہزادی نے پوچھا کہ یہ لوگ کیوں چیخ رہے ہیں، ایک وزیر نے کہا کہ گندم نہیں تو اس نے کہا کہ بس اتنی سی بات پر۔ جب گندم نہیں تو یہ لوگ پلاؤ کیوں نہیں کھاتے۔ ہماری حکومت کی "شہزادی" تو اس شہزادی سے بھی دو ہاتھ آگے فرما چکی .... یہ تو ابتداء ہے بھاری مینڈٹ والی حکومت کی...... اور انتہا نامعلوم

دیکھئے بھاری مینڈیٹ اور مکمل خود مختاری کے نشہ سے سرشار مسلم لیگ حکومت کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

واللہ یقول الحق و ہو یہدی السبیل

راشد الحق سمیع